بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر دُرِّ منثور

مترجم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ ترجمۂ قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد چہارم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر در منثور مترجم (جلد چہارم)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی من علماء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	-/2850 روپے کامل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت السدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ یعنی جن آپ کی خاطر پانی میں غوطہ زنی کرتے تھے۔

امام طبرانی اور دیلمی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سانپ کے دم کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سناؤ، تو اس طرح سنایا گیا بِسْمِ اللّٰهِ شجنية فرنية ملحة بحر قفطا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ معاہدہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیڑے مکوڑوں سے لیا تھا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام حاکم نے الشعبی سے روایت کیا ہے کہ بنو اسحٰق نے موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ملک سلیمان تک تاریخ لکھی تھی۔(1)

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾

''اور یاد کرو ایوب کو جب پکارا انہوں نے اپنے رب کو کہ مجھے پہنچی ہے سخت تکلیف اور تو ارحم الراحمین ہے (میرے حال پر رحم فرما)۔ تو ہم نے قبول فرمالی اس کی فریاد اور ہم نے دور فرمادی جو تکلیف انہیں پہنچ رہی تھی اور ہم نے عطا کیے اسے اس کے گھر والے نیز اتنے اور ان کے ساتھ اپنی رحمت خاص سے اور یہ نصیحت ہے عبادت گزاروں کے لیے۔ اور یاد کرو اسماعیل و ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام) کو یہ سب صابروں کے گروہ سے تھے۔ اور ہم نے داخل فرمایا انہیں اپنی خاص رحمت میں یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے''۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سمرہ عن کعب کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایوب بن اموص اللہ تعالیٰ کے نبی صابر لمبے قد کے تھے۔ آپ کے بال گھنگریالے تھے، آنکھیں کھلی تھیں اور انتہائی خوب صورت تخلیق الٰہی تھے۔ آپ کی پیشانی پر لکھا ہوا تھا المبتلى الصابر (آزمائش میں ڈالا گیا، صبر کرنے والا) آپ کی گردن چھوٹی تھی اور سینہ چوڑا تھا، پنڈلیاں اور بازوں موٹے تھے۔ آپ بیوہ عورتوں کو مال عطا فرماتے تھے اور اللہ کی رضا کے لیے انہیں لباس پہناتے تھے۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب کا سلسلہ نسب یہ تھا: ایوب بن اموص بن رزاح بن عیص بن اسحٰق بن ابراہیم الخلیل۔(3)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت الکلبی رحمہ اللہ سے یہ روایت کیا ہے: سب سے پہلے نبی جو مبعوث کیے گئے وہ ادریس

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 644 (4140)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 635 (4113) 3۔ ایضاً

علیہ السلام تھے، ان کے بعد نوح پھر ابراہیم پھر اسماعیل، پھر اسحٰق پھر یعقوب پھر یونس، پھر لوط، پھر ہود، پھر صالح، پھر شعیب، پھر موسیٰ، پھر ہارون، پھر الیاس، پھر الیسع، پھر یونس، پھر ایوب۔(1)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام اپنے زمانہ میں سب سے بڑے زاہد و عابد تھے اور سب سے زیادہ مال دار تھے۔ آپ اس وقت تک سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے جب تک کسی بھوکے کو سیر نہ کر لیتے تھے۔ آپ لباس نہ پہنتے تھے حتی کہ کسی برہنہ کو لباس پہنا لیتے تھے۔ ابلیس حضرت ایوب علیہ السلام کی طاقت وقوت سے عاجز آ گیا۔ تھا اس کا کوئی داؤ پیچ کارگر نہیں ہوتا تھا۔ آپ ایک معصوم بندے تھے۔(2)

امام احمد نے الزہد میں اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: حضرت ایوب علیہ السلام کی شریعت کیا تھی؟ حضرت وہب نے فرمایا: توحید اور جھگڑا کرنے والوں کے درمیان صلح کرانا۔ اگر کسی کو کوئی حاجت ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا پھر اپنی حاجت طلب کرتا(3)۔ پوچھا گیا آپ کا مال کیا تھا؟ فرمایا تین ہزار فدان (بیلوں کی جوڑیاں) اور ہر فدان کے ساتھ ایک غلام ہوتا تھا اور ہر غلام کے ساتھ ایک عورت ہوتی تھی اور ہر عورت کے ساتھ ایک گدھی اور چودہ ہزار بکریاں تھیں۔ آپ کوئی رات نہیں گزراتے تھے مگر آپ کے دروازے پر مہمان ضرور ہوتا تھا اور ہمیشہ کسی مسکین کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الشعب میں حضرت سفیان الثوری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام سے ان کی مرض میں سوائے رونے کے کچھ نہ پایا۔(4)

امام ابن عساکر نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے میں نے تجھے اس آزمائش میں ڈالا ہے؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا نہیں یارب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو فرعون کے پاس گیا تھا اور تو نے دو باتوں میں اس کے پاس مداہنت کی تھی۔(5)

امام ابن عساکر نے جویبر عن الضحاک عن ابن عباس کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش کا سبب یہ تھا کہ ان سے ایک مسکین نے ظلم پر مدد طلب کی تھی کہ ان سے یہ ظلم دور کریں لیکن آپ نے اس مسکین کی مدد نہیں کی تھی، آپ نے نہ نیکی کا حکم دیا اور نہ ظلم کو مسکین کے ظلم سے روکا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزمائش میں ڈال دیا۔(6)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت اللیث بن سعد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: وہ سبب جس کی وجہ سے ایوب علیہ السلام آزمائش میں ڈالے گئے یہ تھا کہ آپ کے شہر والے اپنے بادشاہ کے پاس گئے۔ وہ ایک جابر بادشاہ تھا۔ لوگوں نے اس کے ظلم وستم کا اس کے سامنے ذکر کیا اور اس سے خوب ترش لہجہ میں گفتگو کی لیکن حضرت ایوب علیہ السلام نے نرم لہجہ میں گفتگو کی کیونکہ آپ کو اسی سے اپنی کھیتی کے ضائع ہونے کا اندیشہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے اپنی کھیتی کی غرض سے میرے بندوں

1۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر تسمیۃ الانبیاء، جلد 1، صفحہ 55-54، دار صادر بیروت
2۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 10، صفحہ 59، دار الفکر بیروت 3۔ ایضاً
4۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 220 (10077)، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔ تاریخ ابن عساکر جلد 10، صفحہ 60، دار الفکر بیروت 6۔ ایضاً

میں سے ایک بندے کے سامنے تقیہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ پر مصیبت نازل کردی۔(1)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ادریس الخولانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: شام میں قحط پڑ گیا، فرعون نے حضرت ایوب کو خط لکھا کہ تم ہمارے پاس آ جاؤ، ہمارے پاس تمہارے لیے وسعت ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اپنے گھوڑوں، جانوروں اور بیٹوں سمیت اس کے پاس چلے گئے، فرعون نے ان کے لیے زمین کا کچھ حصہ مقرر کردیا۔ حضرت شعیب آئے اور فرعون سے کہا تو اس ذات سے نہیں ڈرتا جس کے ناراض ہونے سے آسمان اور زمین والے، پہاڑ اور دریا سب ناراض ہو جاتے ہیں؟ حضرت ایوب علیہ السلام خاموش رہے۔ جب فرعون اور شعیب آپ کے پاس سے چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو فرعون کے سامنے نہیں بولا تاکہ تیری زمین نہ چلی جائے، اب مصیبت کے لیے تیار ہو جا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کی میرا دین؟ فرمایا میں اسے تیرے لیے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا پھر مجھے کوئی پروا نہیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم، ابو نعیم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت یزید بن میسرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مال، اہل اور اولاد کے ختم کرنے کے ساتھ آزمائش میں ڈالا تو آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا تھا، آپ نے اللہ تعالیٰ کا بہت عمدہ ذکر کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ پھر عرض کی یارب! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھ پر احسان فرمایا، تو نے مجھے مال اور اولاد کی نعمت سے نوازا جن کی محبت میرے دل کے ہر گوشہ میں داخل ہوگئی تھی، پھر یہ سب کچھ مجھ سے لے لیا اور میرے دل کو دنیا کی ہر فکر سے آزاد کردیا۔ اب میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوتی، جو میں نے تیری تعریف کی ہے میرا دشمن اس کی وجہ سے مجھ سے حسد کرے گا، پس ابلیس کو حضرت ایوب کی اس عجز و نیاز میں ڈوبی ہوئی گفتگو سے بہت تکلیف ہوئی۔(3)

ابن ابی شیبہ، احمد نے الزہد میں، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے الحلیہ میں عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے۔ ایک دن وہ آئے تو آپ کی بدبو کی وجہ سے آپ کے قریب نہ آسکے۔ وہ دور کھڑے ہوگئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا اگر اللہ تعالیٰ حضرت ایوب سے خیر جانتا تو انہیں اس مصیبت میں مبتلا نہ کرتا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے ان کی اس بات کی وجہ سے سخت جزع کی، ایسی جزع آپ نے کبھی کسی اور وجہ سے نہیں کی تھی۔ عرض کی اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی کوئی رات سیر ہو کر نہیں گزاری جب کہ مجھے معلوم ہوتا کہ فلاں جگہ کوئی بھوکا موجود ہے تو تو میری تصدیق فرما۔ پس آسمان والوں نے حضرت ایوب کی بات کی تصدیق کی۔ وہ دونوں بھائی سن رہے تھے۔ پھر حضرت ایوب علیہ السلام سجدہ میں گر گئے اور عرض کی یا اللہ! تیری عزت کی قسم! میں سجدہ سے سر نہیں اٹھاؤں گا حتی کہ تو میری تکلیف کو دور کردے۔ پس آپ نے سر نہ اٹھایا حتی کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے تکلیف دور فرما دی۔(4)

1۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 10، صفحہ 61، دار الفکر بیروت
2۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 61-60
3۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 62
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 85، دار احیاء التراث العربی بیروت

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کو پے درپے مصائب میں ڈالا گیا۔ اہل اور مال لینے کی آزمائش کے بعد بدن کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ آپ مصیبت میں مبتلا رہے حتی کہ آپ کو بنی اسرائیل کے ایک اروڑی (کوڑا کرکٹ کا ڈھیر) پر ڈال دیا گیا۔ پس حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی اس مصیبت سے نجات کی دعا نہیں مانگی تھی ہمیشہ صبر میں رہتے تھے۔ حتی کہ ایک دن آپ کے پاس سے دو شخص گزرے، ایک نے دوسرے سے کہا اگر اللہ تعالیٰ کو اس میں کوئی خیر نظر آتی تو اسے اس مصیبت میں مبتلا نہ کرتا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے ان کی بات سن لی، آپ کو یہ بات بہت گراں گزری، عرض کی یارب! مجھے تکلیف نے چھولیا ہے پھر اپنے رب کی طرف بات کو لوٹایا وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، دنیا میں آپ کو اہل عطا فرمائے اور ان کی مثل ان کے ساتھ آخرت میں عطا فرمائے گا۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا گیا اے ایوب! تیرے اہل تیری خاطر جنت میں ہیں۔ اگر تو چاہے تو ہم وہ تجھے عطا کر دیں اور اگر تو چاہے تو ہم انہیں جنت میں چھوڑے رکھیں اور تمہیں ان کے عوض ان کی مثل عطا کریں۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا نہیں بلکہ انہیں میرے لیے جنت میں چھوڑ دو، پس انہیں حضرت ایوب علیہ السلام کی خاطر جنت میں چھوڑ دیا گیا اور دنیا میں ان کی مثل آپ کو عطا کیے گئے۔

ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے نوف البکالی سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں جنت میں ذخیرہ کرتا ہوں اور ان کی مثل دنیا میں عطا کرتا ہوں، مطرف نے بیان کیا تو نوف البکالی نے کہا: آج سے پہلے میں اس کی وجہ نہیں جانتا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر اور طبرانی نے حضرت الضحاک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود کو یہ خبر پہنچی کہ مروان نے اس آیت کے تحت کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنے اہل کے عوض دوسرے اہل دیئے گئے، حضرت ابن مسعود نے فرمایا: نہیں بلکہ آپ کو اپنے اہل عطا فرمائے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مثل عطا کیے گئے۔(2)

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے وَاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ کے تحت روایت کیا ہے کہ آپ کے اہل فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ آپ سے غائب کیے گئے تھے۔ پس آپ کو اپنے اہل عطا کیے گئے۔ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور آخرت میں ان کی مثل ان کے ساتھ عطا کیے جائیں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اہل کو ہی زندہ کر دیا تھا اور ان کی مثل اور زیادہ عطا فرمائے تھے۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت الحسن اور قتادہ رحمہما اللہ سے بھی یہی روایت کیا ہے۔(4)

1۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 10، صفحہ 63، دار الفکر بیروت
2۔ مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، جلد 7، صفحہ 167 (11174)، دار الفکر بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 87
4۔ ایضا

امام ابن جریر نے الحسن سے وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ کے تحت روایت کیا ہے کہ ان کی نسل سے ان کی مثل عطا فرمائے۔(1)

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بیماری کی وجہ سے صرف آپ کی آنکھیں، دل اور زبان محفوظ تھی، کیڑے مکوڑے آپ کے جسم پر پھرتے تھے۔آپ اروڑی پر سات سال اور کئی دن رہے۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت نوف البکالی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے چند لوگ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: حضرت ایوب جس بیماری میں مبتلا ہیں اس کی وجہ ان کا کوئی بہت بڑا جرم ہی ہو سکتا ہے۔حضرت ایوب علیہ السلام نے ان کی بات سن لی۔اس وقت آپ نے کہا مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اس سے پہلے کبھی آپ نے شفا کے لیے دعا نہیں کی تھی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایوب علیہ السلام سات سال اور کچھ ماہ کوڑے کرکٹ پر پڑے رہے۔آپ نے کبھی اس تکلیف کے دور کرنے کی دعا نہیں فرمائی حالانکہ زمین پر حضرت ایوب سے مکرم کوئی مخلوق نہ تھی۔علماء فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس میں کوئی حاجت ہوتی تو اس کے ساتھ ایسا نہ کرتے۔یہ جملہ سن کر آپ نے دعا فرمائی تھی۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کو عورت کے پستان کی طرح بڑی بڑی پھنسیاں نکلتی تھی اور پھر پھٹ جاتی تھیں۔(4)

امام ابن جریر نے ابن عباس سے مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کے تحت روایت فرمایا ہے: جب حضرت ایوب علیہ السلام کو تکلیف لاحق ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس تکلیف سے چھٹکارے کی دعا فراموش کرادی۔آپ کثرت سے ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے اور مصیبت آپ کی رغبت اور حسن ایقان میں اضافہ کرتی تھی۔جب ابتلاء کی مدت ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکلیف دور کرنے کا ارادہ فرمایا تو دعا کا اذن ملا اور دعا کو آپ کے لیے آسان کیا گیا۔اس سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتے تھے میرے بندے ایوب کے لیے مناسب نہیں کہ مجھ سے دعا مانگے پھر میں اس کے لیے قبول نہ کروں۔جب آپ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت عطا فرمایا اور ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے لے لی تھی وہ دوگنا عطا فرمائی۔آپ کے اہل بھی لوٹا دیئے اور ان کی مثل بھی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کی تعریف فرمائی اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ (ص)(5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت لیث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مجاہد نے قاسم نامی شخص کو عکرمہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ کا مطلب پوچھ کر آئے۔عکرمہ نے فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو کہا گیا کہ تیرے اہل تیرے لیے آخرت میں ہیں، اگر تو چاہے تو ہم وہ تجھے دنیا میں جلدی عطا فرما دیں، اگر تو چاہے تو وہ تیرے لیے آخرت میں ہی رہیں اور ہم تجھے ان کی مثل دنیا میں عطا کر دیں۔فرمایا پس وہ آخر (جنت) میں ہی رہے

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 87
2۔کتاب الزہد، صفحہ 49، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 83
4۔ایضاً
5۔ایضاً، جلد 17، صفحہ 86

اور ان کی مثل انہیں دنیا میں عطا کیے گئے، وہ شخص مجاہد کے پاس آیا اور یہ مفہوم بتایا مجاہد نے فرمایا انہوں نے صحیح فرمایا ہے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ سے رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ اور رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ (ص) کے تحت فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ ایوب علیہ السلام کی مصیبت کو یاد کرے اور یہ کہے کہ انہیں اتنی تکلیف پہنچی جو مجھ سے یقیناً بہتر وافضل تھے اور انبیاء میں سے ایک نبی تھے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: حضرت ایوب علیہ السلام سات سال اور کچھ ماہ بنی اسرائیل کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر رہے اور حشرات الارض آپ کے جسم پر پھرتے رہتے تھے۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا فرمائی تھی اور انتہائی خوش حالی سے نوازا تھا۔ آپ کے پاس بکریاں، گائیں، بھیڑیں اور اونٹوں کی فراوانی تھی، اللہ کے دشمن ابلیس سے کہا گیا کیا تو ایوب علیہ السلام کو فتنہ میں مبتلا کرنے پر قادر ہے؟ ابلیس نے کہا یا رب! تو نے ایوب کو مال، اولاد بخشی ہے، وہ اس لیے تیرا شکر ادا کرتا ہے، تو مجھے اس کے مال اور اولاد پر تسلط عطا فرما تو دیکھ کہ وہ کیسے میری اطاعت کرتا ہے اور تیری نافرمانی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایوب علیہ السلام کے مال اور اولاد پر تسلط عطا فرما دیا، وہ آپ کی بکریوں میں آیا اور انہیں آگ سے جلا دیا پھر وہ حضرت ایوب کے پاس چرواہے کی شکل میں آیا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، کہنے لگا ایوب! تو اپنے رب کی نماز ادا کر رہا ہے جب کہ اس نے تیری تمام بکریاں آگ سے جلا دی ہیں، میں ان کے قریب تھا۔ میں آپ کو بکریوں کے جل جانے کی خبر دینے آیا ہوں۔ حضرت ایوب نے فرمایا اے اللہ! تو نے (یہ مال) دیا تھا تو نے ہی لے لیا ہے، جب کوئی چیز باقی ہوگی تو میں تیری حسن آزمائش پر تیری تعریف کروں گا۔ اللہ تعالیٰ جس کے ضائع کرنے کا ارادہ فرماتا ہے اس پر بچاؤ کی کسی کو قدرت نہیں ہوتی۔ پھر شیطان گائیوں کے پاس آیا، انہیں بھی آگ سے جلا دیا۔ پھر وہ ایوب علیہ السلام کے پاس آیا اور گائیوں کے جلنے کی خبر دی، حضرت ایوب علیہ السلام نے پہلے کی طرح اسے جواب دیا حتی کہ اس لعین نے آپ کا گھر آپ کے بچوں پر گرا دیا اور کہا اے ایوب! اللہ تعالیٰ نے تیری اولاد پر دیواریں گرانے والے کو بھیجا حتی کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں، حضرت ایوب علیہ السلام نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ اور کہا اے میرے رب! تو نے یہ سب مجھ پر احسان فرمایا آج سے پہلے میں دن کے وقت مال کی محبت میں مشغول ہوتا اور رات کو اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہوئے ان کی محبت میں مگن رہتا۔ آپ میرے کان، میری آنکھیں، میری رات اور میرا دن سب تیرے ذکر، حمد، تقدیس اور تہلیل کے لیے فارغ ہو گئے ہیں، اللہ کا دشمن ابلیس خائب وخاسر واپس پلٹا اور حضرت ایوب علیہ السلام سے جو چاہتا تھا وہ حاصل نہ کر سکا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پوچھا تو نے میرے بندے ایوب کو کیا پایا؟ ابلیس نے کہا ایوب جانتا ہے کہ تو اسے اس کا مال اور اولاد واپس کر دے گا (اس وجہ سے وہ مطمئن ہے) لیکن تو مجھے اس کے جسم پر تسلط عطا فرما، اگر اس کو جسم میں تکلیف ہوگی تو وہ میری اطاعت کرے گا اور تیری نافرمانی کرے گا، اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے جسم پر تسلط عطا فرما دیا۔ شیطان آپ کے پاس آیا جسم پر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 86 2۔ ایضاً، جلد 17، صفحہ 87 3۔ ایضاً، جلد 17، صفحہ 83

پھونک ماری تو وہ سر سے لے کر قدموں تک پھٹ گیا۔ آپ اس مصیبت میں مبتلا رہے حتی کہ آپ کو اٹھا کر بنی اسرائیل کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔ اب آپ کا نہ مال رہا، نہ اولاد، نہ دوست اور آپ کی بیوی رحمت کے سوا کوئی آپ کے پاس نہیں آتا تھا۔ وہ آپ کی تصدیق پر رہی۔ وہ آپ کے لیے کھانا لے کر آتی تھی، جب آپ اللہ کی حمد کرتے تو وہ بھی اللہ کی حمد کرتی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر، حمد، ثناء کو نہ چھوڑا اور مصیبت پر صبر کرتے رہے۔
ابلیس نے صبر ایوب کو دیکھ کر زور سے چیخ ماری تاکہ اپنے تمام زمینی چیلوں کو جمع کرے۔ وہ سب جمع ہو گئے تو انہوں نے پوچھا حضرت! ہم حاضر ہیں۔ آپ پریشان کیوں ہیں، آپ کو کس چیز نے لاچار کر دیا ہے۔ شیطان نے کہا مجھے تو اس بندے نے عاجز کر دیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے اس کے مال اور اولاد پر تسلط عطا فرما، میں نے نہ اس کا مال چھوڑا اور نہ اولاد لیکن ہر صورت میں اس کے صبر اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں اضافہ ہوا۔ مجھے اس کے جسم پر تسلط دیا گیا۔ میں نے اس کا جسم پھوڑے پھوڑے کر دیا، اسے بنی اسرائیل کے کوڑے کرکٹ پر ڈالا گیا حتی کہ اس کی بیوی کے سوا کوئی اس کے پاس نہیں آتا تھا۔ میں تو اپنے رب کے سامنے رسوا ہو گیا ہوں، میں نے اب تم سے مدد طلب کی ہے تاکہ تم اس کے خلاف میری معاونت کرو۔
شیطان کے چیلوں نے کہا تیری وہ تدبیریں اور حیلہ سازیاں کہاں گئیں جن کے ساتھ تو پہلے لوگوں کو ہلاک کرتا تھا۔ شیطان نے کہا ایوب علیہ السلام میں میرا وہ ہر حربہ ناکام ہو گیا ہے۔ پس تم مجھے کوئی مشورہ دو۔ چیلوں نے کہا ہم تجھے مشورہ دیتے ہیں کہ تو نے آدم علیہ السلام کو جب جنت سے نکالا تھا تو کس کے ذریعے نکالا تھا؟ شیطان نے کہا اس کی بیوی کے ذریعے نکالا تھا۔ چیلوں نے کہا ایوب پر بھی بیوی کے ذریعے وار کرو۔ وہ اپنی بیوی کی بات نہیں ٹال سکے گا اور اس کی بیوی کے علاوہ تو کوئی اس کے قریب جاتا ہی نہیں۔ شیطان نے کہا تم نے ٹھیک کہا ہے۔ شیطان آپ کی بیوی کے پاس گیا۔ پوچھا تمہارا خاوند کہاں ہے؟ اے اللہ کی بندی! بیوی نے کہا یہ تو ہے جو اپنے پھوڑوں کو کھجلا رہا ہے اور کیڑے جسم پر گھوم رہے ہیں۔ شیطان نے ان کی یہ بات سنی تو اسے کچھ امید لگ گئی کہ یہ کلمات وہ بے صبری کی وجہ سے کہہ رہی ہے۔ اس لعین نے بیوی کے دل میں وسوسہ ڈالا اور اسے گزشتہ زندگی کی نعمتیں اور مال ومتاع کی یاد دلائی اور حضرت ایوب کے جمال وجوانی کا زمانہ یاد دلایا اور اب وہ جس کرب میں مبتلا تھے اس کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ مصیبت تو کبھی اب دور نہ ہوگی۔ حضرت حسن فرماتے ہیں: بیوی کو جب خوش حالی کا زمانہ یاد آیا تو اس کے چیخ نکل گئی۔ ابلیس جان گیا کہ اب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ وہ ایک بکری کا بچہ لے کر آیا اور کہا کہ ایوب غیر اللہ کے نام پر یہ بکرا ذبحہ کر دیں تو اس مصیبت سے بچ جائیں گے۔ بیوی چیختی چلاتی ہوئی آئی اور کہا اے ایوب! کب تک اس عذاب میں مبتلا رہو گے؟ تمہارا مال کہاں ہے، تمہاری اولاد اور تمہارے دوست کہاں ہیں، وہ تمہارا حسن وجمال کہاں گیا؟ یہ بکری کا بچہ ذبح کر دو اور آرام حاصل کرو۔ حضرت ایوب نے فرمایا اللہ کا دشمن (ابلیس) تیرے پاس پہنچ گیا ہے اور تجھ میں پھونک ماردی ہے تو مال، اولاد اور صحت پر کیوں رو رہی ہے؟ وہ مجھے کس نے عطا کیے تھے بیوی نے کہا اللہ تعالیٰ نے۔ پھر پوچھا اس نے ہمیں ان نعمتوں سے کتنا عرصہ لطف اندوز کیا۔ بیوی نے کہا اسی سال۔ اور اب کتنا عرصہ سے اس نے مجھے تکلیف میں مبتلا رکھا ہوا ہے۔ بیوی نے کہا: سات سال اور کچھ مہینے۔ پھر تو نے انصاف نہیں کیا۔ چاہیے تو یہ کہ ہم اسی سال اس

مصیبت پر صبر کریں جیسا کہ ہم اسی سال خوش حال رہے۔ قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو میں تجھے سو کوڑے ماروں گا کیونکہ تو نے مجھے غیر اللہ کے نام پر بکرا ذبح کرنے کا مشورہ دیا ہے، جو کچھ تو کھانا، پینا لائی ہے وہ مجھ پر حرام ہے اور جو کچھ تو لے کر آئی ہے تیرے اس مشورہ کے بعد کوئی چیز چکھوں تو مجھ پر حرام ہے، تو مجھ سے جدا ہو جا، آئندہ میں تجھے یہاں نہ دیکھوں۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیوی کو دور کر دیا اور وہ چلی گئی۔ شیطان نے کہا کہ یہ آٹھ سال سے مصیبت کو برداشت کر رہا ہے، اس لیے یہ غلبہ کا مستحق ہے، تو شیطان آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایوب علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بھی بھگا دیا ہے، جب کہ اس کے پاس نہ کھانا ہے، نہ پینا ہے اور نہ کوئی دوست ہے۔ آپ کے پاس سے دو آدمی گزرے، آپ اروڑی پر پڑے تھے۔ اللہ کی قسم! سطح زمین پر اللہ کی بارگاہ میں ایوب علیہ السلام سے زیادہ معزز کوئی نہ تھا۔ ان دو شخصوں میں سے ایک نے کہا اگر اللہ تعالیٰ اس میں کوئی خیر دیکھتا تو یہ اس مصیبت میں دوچار نہ ہوتا، حضرت ایوب علیہ السلام نے کبھی اس کلمہ سے زیادہ دل آزاری کرنے والا کلام نہ سنا تھا۔ آپ نے اس وقت دعا مانگی اے میرے اللہ! مجھے یہ پہنچی ہے سخت تکلیف اور تو ارحم الراحمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ (ص:42)" (حکم ہوا) اپنا پاؤں (زمین پر) مارو یہ نہانے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کے لیے"۔ آپ نے زمین پر پاؤں مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، آپ نے اس سے غسل فرمایا تو آپ کے جسم پر بیماری کا کوئی نام ونشان نہ رہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر تکلیف اور بیماری دور فرما دی اور آپ کا حسن وشباب پہلے سے کہیں زیادہ ظاہر ہو گیا۔ پھر آپ نے دوبارہ پاؤں مارا تو ایک دوسرا چشمہ رواں ہو گیا۔ آپ نے اس سے پانی پیا تو آپ کی باطنی بیماریاں دور ہو گئیں، آپ تمام مردوں سے زیادہ حسین وجمیل اور صحت مند ہو گئے۔ آپ نے ایک قیمتی جوڑا زیب تن فرمایا اور اپنے مال اور اہل کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دوگنا کر دیا تھا حتی کہ یہ بھی ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ جس پانی سے آپ نے غسل کیا تھا اس کے چھینٹوں سے سینہ پر سونے کی مکڑیاں اڑنے لگیں۔ اور آپ ان پر ہاتھ مارنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے ایوب! میں نے تجھے غنی نہیں کر دیا! حضرت ایوب نے کہا کیوں نہیں لیکن یہ تیری برکت ہے اور تیری برکت سے کون سیر ہوتا ہے۔ آپ غسل کرنے کے بعد باہر تشریف لائے اور ایک بلند جگہ پر بیٹھ گئے۔ اور آپ کی بیوی نے سوچا کہ اگر ایوب نے مجھے نکال دیا ہے تو میں اس کو کس کے سپرد کر سکتی ہوں، کیا میں اسے چھوڑ دوں کہ وہ بھوک کی وجہ سے اس دار فانی سے کوچ کر جائے گا اور ضائع ہو جائے گا اور اسے درندے کھا جائیں گے (نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا) میں ضرور اس کی طرف لوٹ کر جاؤں گی۔ آپ کی بیوی "رحمت" لوٹ کر آئی تو وہاں نہ کوئی اروڑی تھی اور نہ وہاں پہلے کا سا منظر تھا، ساری صورت حال بدل چکی تھی۔ جہاں کوڑے کرکٹ کا ڈھیر تھا وہاں وہ چکر لگانے لگی اور وہ ایوب کی تلاش میں رو رہی تھی۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام اس کی تلاش کا منظر دیکھ رہے تھے۔ ایوب علیہ السلام چونکہ نیا لباس زیب تن کیے ہوئے تھے اس لیے بیوی ان کے پاس آنے اور ان سے پوچھنے میں جھجک محسوس کر رہی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اسے خود بلایا اور پوچھا اے اللہ کی بندی! تو کس کی تلاش میں ہے؟ وہ رونے لگی اور کہا میں اس کی تلاش میں ہوں جو یہاں اروڑی پر مصیبت میں مبتلا پڑا تھا۔ اب مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ وہ ضائع ہو گیا یا اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا وہ تیرا

کیا لگتا تھا؟ بیوی نے روتے ہوئے کہا وہ میرا سرتاج تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا اگر تو اسے دیکھے تو پہچان لے گی۔ بیوی نے کہا جس نے بھی اسے دیکھا ہوا تھا وہ اس سے مخفی نہیں ہوسکتا، وہ غور سے آپ کو دیکھنے لگی۔ آپ اسے اپنی پہچان کرا رہے تھے۔ بیوی نے کہا جب وہ صحیح تھا تو تیرے مشابہ تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا میں ہی وہ ایوب ہوں جس کو ابلیس کے لیے بکرا ذبح کرنے کا مشورہ دیتی تھی۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور شیطان کی نافرمانی کی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس نے اپنی بندہ نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھ پر یہ کرم فرمایا جو تیرے سامنے ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی رحمت پر بھی رحم فرمایا کیونکہ انہوں نے تکلیف کے وقت ایوب علیہ السلام کے ساتھ صبر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے قسم میں تخفیف فرمادی اور ایوب کو قسم پوری کرنے کی یہ تدبیر بتائی کہ چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کا گٹھا لو اور اسے مارو۔ یہ سب کچھ اس کا آپ کے ساتھ صبر کرنے کی وجہ سے تھا۔(1)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو جو بیماری لگی تھی وہ جذام نہیں تھا بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ سخت بیماری تھی۔ آپ کے جسم پر عورت کے پستان جیسی پھنسیاں نکلتی تھیں اور پھر پھٹ جاتی تھیں۔(2)

امام ابونعیم اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: اگر حضرت ایوب کے جسم سے کوئی کیڑا گر جاتا تو آپ اسے اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ دیتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ کے رزق میں سے کھا۔(3)

امام حاکم، بیہقی نے الشعب میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ کی بیوی نے کہا اللہ کی قسم! مجھ پر فاقہ اور تکلیف دہ کیفیت نازل ہوئی ہے کہ میں نے ایک روٹی کے بدلے اپنی مینڈھیاں فروخت کر دیں اور تجھے کھانا کھلایا، آپ مستجاب الدعوات شخص ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی شفا کے دعا فرما، حضرت ایوب نے فرمایا تجھ پر افسوس! ہم ستر سال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں رہے اور ابھی سات سال آزمائش میں ہوئے ہیں۔(4)

امام ابن ابی الدنیا، عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ابلیس نے کہا مجھے ایوب سے کبھی فرحت نہیں ملتی مگر جب میں نے ان کے رونے کی آواز سنی (تو میں بہت خوش ہوا) کیونکہ میں نے جان لیا کہ میں نے اسے تکلیف پہنچادی ہے۔(5)

اسحاق بن بشر اور ابن عساکر نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ سب سے پہلے چیچک کا مرض حضرت ایوب علیہ السلام کو لگا تھا۔(6)

امام ابن ابی الدنیا، ابویعلی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال بیمار رہے،

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 85-83
2۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 10، صفحہ 65، دارالفکر بیروت
3۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 64
4۔ شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب جلد 7، صفحہ 147 (9794)، دارالکتب العلمیہ بیروت
5۔ تاریخ ابن عساکر، باب ایوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 10، صفحہ 66، دارالفکر بیروت
6۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 71

آپ کو اپنے، پرائے سب چھوڑ گئے لیکن دو شخص جو آپ کے خاص دوست تھے وہ صبح و شام آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک دن ایک نے دوسرے سے کہا حضرت ایوب علیہ السلام نے کوئی ایسا جرم کیا ہے جو کبھی کسی نے نہیں کیا، دوسرے نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا یہ اٹھارہ سال سے مصیبت میں گرفتار ہے، اللہ نے اس پر رحم نہیں فرمایا اور اس کی مصیبت کو دور نہیں کیا۔ وہ شخص حضرت ایوب علیہ اسلام کے پاس آیا تو اس سے صبر نہ ہو سکا۔ اس نے آپ کے سامنے اپنے ساتھی کی بات کا ذکر کیا، حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا میں نہیں جانتا جو تو کہہ رہا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے، میں دو ایسے شخصوں کے پاس سے گزرتا تھا جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوتے تھے۔ میں اپنے گھر کی طرف لوٹتا تھا اور ان کے درمیان الفت پیدا کر دیتا تھا تاکہ ناجائز طریقہ کے لیے اللہ کا نام نہ استعمال کریں، آپ اپنی حاجت کے لیے نکلتے تھے۔ جب قضائے حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی ان کے ہاتھ سے پکڑ لیتی تھی حتی کہ اپنی جگہ پہنچ جاتے، جب ایک دن آپ کی بیوی نے کچھ دیر لگا دی تو اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ (ص) بیوی آپ کے پاس پہنچی تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ کی مصیبت ختم ہو چکی تھی اور آپ پہلے سے بھی زیادہ حسین تھے۔ جب بیوی نے یہ منظر دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے، کیا تو نے اللہ کا نبی دیکھا جو مصیبت میں مبتلا تھا؟ اللہ کی قسم! جب وہ صحیح تھا تو تجھ سے زیادہ اس کے مشابہ میں نے کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا۔ حضرت ایوب نے کہا میں ہی تو وہ ہوں، فرمایا: حضرت ایوب کے دو کھلیان تھے، ایک گندم کا اور ایک جو کا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے، ایک گندم کے کھلیان پر تھا، اس نے اس میں سونا انڈیلا حتی کہ وہ بہنے لگا اور دوسرے بادل نے جو کے کھلیان میں چاندی بہائی حتی کہ وہ بہنے لگا۔ (1)

امام ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت جویبر عن الضحاک عن ابن عباس کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے وَاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بیوی واپس کر دی تھی اور اس کے شباب میں اضافہ کر دیا تھا حتی اس کے بطن سے چھبیس بچے پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے کہا اے ایوب! تیرا رب تجھے صبر کی وجہ سے سلام کہتا ہے، اپنے کھلیان کی طرف نکل، پس اللہ تعالیٰ نے اس کھلیان پر ایک سرخ بادل بھیجا۔ اس نے سونے کی مکڑیاں برسائیں اور وہ فرشتہ انہیں جمع کر رہا تھا۔ ایک مکڑی جاتی تو ایوب علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے حتی کہ وہ اس کو اپنے کھلیان میں لوٹا دیتے۔ فرشتے نے کہا اے ایوب! کیا تو کھلیان میں موجود مکڑیوں سے سیر نہیں ہوتا حتی کہ تو باہر والی کا پیچھا کرتا ہے؟ حضرت ایوب نے کہا: یہ میرے رب کی برکت میں سے ایک برکت ہے، میں برکات الہیہ سے سیر نہیں ہوتا۔ (2)

امام احمد، بخاری اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ آپ کے اوپر سونے کی مکڑیاں گرنے لگیں، حضرت

1۔ مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، جلد 2، صفحہ 635 (4115)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تاریخ ابن عساکر باب ایوب النبی ﷺ، جلد 10، صفحہ 77، دار الفکر بیروت

ایوب علیہ السلام مٹھیاں بھر بھر کر کپڑے میں ڈالنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ندا دی اے ایوب! کیا میں نے تجھے غنی نہیں کر دیا اس سے جو تو دیکھ رہا ہے؟ عرض کی تیری عزت کی قسم! کیوں نہیں۔ لیکن تیری برکت سے کبھی مجھے استغناء نہیں ہو سکتا۔(1)

امام ابن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو عافیت عطا فرمائی تو ان پر سونے کی مکڑیوں کی بارش برسائی، آپ انہیں ہاتھ سے پکڑ پکڑ کر کپڑے میں ڈالنے لگے، ارشاد ہوا: اے ایوب! کیا تو سیر نہیں ہوتا؟ عرض کی: تیرے فضل اور تیری رحمت سے کون سیر ہوتا ہے۔(2)

امام اسحٰق بن بشر اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت جویبر عن الضحاک عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ایوب علیہ السلام عافیت ملنے کے بعد ستر سال روم کی زمین میں دین حنیف پر زندہ رہے اور اسی پر ان کا وصال ہوا۔ اس کے بعد لوگ بدل گئے اور دین ابراہیم کو تبدیل کر ڈالا جس طرح ان سے پہلے لوگوں نے دین کو بدل دیا تھا۔(3)

امام الحاکم رحمہ اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام ترانوے سال زندہ رہے اور انہوں نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹے حرمل کو وصیت فرمائی۔ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بشر بن ایوب کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور ان کا نام ذوالکفل رکھا۔ آپ بھی تمام عمر شام میں مقیم رہے حتی کہ ان کا وصال ہوا تو ان کی عمر پچھتر سال تھی اور بشر بن ایوب نے اپنے بیٹے عمران کو وصیت کی پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔(4)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابی عبد اللہ الجدلی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایوب علیہ السلام فرماتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے ایسے پڑوسی سے پناہ مانگتا ہوں جس کی آنکھ مجھے دیکھے اور اس کا دل میری نگرانی کرے۔ اگر وہ کوئی نیکی دیکھے تو اسے چھپا دے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اس کو افشا کرے۔(5)

امام احمد نے الزہد میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے الشعب میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: قیامت کے روز تین افراد کو لایا جائے گا (۱) غنی (۲) مریض (۳) غلام۔ غنی کو کہا جائے گا تجھے میری عبادت سے کس چیز نے روکا؟ وہ کہے گا یا رب! تو نے مجھے مال زیادہ دیا پس میں سرکش بن گیا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنے ملک سمیت لایا جائے گا اور ارشاد ہوگا کیا تو ان سے زیادہ مشغول تھا، غنی عرض کرے گا نہیں بلکہ یہ زیادہ مشغول تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے تو اس بادشاہی نے بھی میری عبادت سے نہیں روکا۔

پھر مریض کو پیش کیا جائے گا، سوال ہوگا تجھے میری عبادت سے کس چیز نے روکا؟ مریض عرض کرے گا: میں اپنے جسم کی بیماری میں مشغول رہا، حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنی تکلیف کے ساتھ لایا جائے گا۔ ارشاد ہوگا تو ان سے زیادہ تکلیف میں تھا؟

1۔ صحیح بخاری، باب من اغتسل عریانا، جلد 1، صفحہ 61، دار المعرفۃ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، جلد 2، صفحہ 636 (4116)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تاریخ ابن عساکر، باب ایوب النبی ﷺ، جلد 10، صفحہ 78، دار الفکر بیروت

4۔ مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، جلد 2، صفحہ 636 (4118)

5۔ تاریخ ابن عساکر، باب ایوب النبی ﷺ، جلد 10، صفحہ 83